© rasailojaraid.com

حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

(۵)

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڈھ مسلم یونیورسٹی

سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیے برہان اکتوبر ۷۵ء

بطور خلاصہ انسانی وجود کے دو پہلو

ان قوتوں میں نوعانی بنیاد تسلیم کر لینے کے بعد بطور خلاصہ انسانی وجود کے دو پہلو نمایاں ہوئے۔

(۱) خاکی وجود اور

(۲) نوری وجود

"خاکی" کی بہترین ترجمانی فرشتوں نے ان الفاظ میں کی ہے:

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ؕ[له] — کیا آپ اس کو خلیفہ بنائیں گے جو زمین میں فساد اور خونریزی کرے گا۔

"نوری" کی بہترین ترجمانی اس جواب میں ہے:

قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[له] — اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

له البقرہ ع ۴

© rasailojaraid.com

عناصر کے امتزاج سے جوہرِ انسانیت کا وجود

"خاکی وجود" نہایت مکدر و کثیف ہے جبکہ نوری وجود نہایت مقدس و منور ہے۔ خلافت و نیابت کی صلاحیت نہ تنہا اِس میں ہے اور نہ اُس میں لیکن جس طرح نظریۂ اضداد کے تحت دو متضاد وصف کے ملنے سے ایک تیسرا وصف وجود میں آتا ہے جو خواص و اثرات میں دونوں سے مختلف ہوتا ہے اسی طرح خاکی اور نوری کے ملنے سے جوہرِ انسانیت وجود میں آیا جو خالص نوری و خاکی وصف سے مختلف ہے۔ دراصل اسی "جوہر" میں نیابت و خلافت کی اہلیت ودیعت ہے جس کے باعث انسان مسجودِ ملائک بنا اور دوسری تمام سرفرازیوں سے اس کو نوازا گیا۔ لیکن اس "جوہر" میں دونوں کے امتزاج کے باوجود

ہمہ جہتی ترقی کے لئے مستقل پروگرام کی تجویز

"خاکی" کے اثرات زیادہ نمایاں اور سہل الحصول ہیں کیونکہ وہ اجزائے ترکیبی کے خواص سے ابھرنے والے اور بقائے حیات کے لئے ہمہ وقت ان کو غذا و قوت پہونچانا ناگزیر ہے۔ "نوری" کے اثرات نہ اس قدر نمایاں اور سہل الحصول ہیں اور نہ بقائے حیات کے لئے ہر وقت ان کو غذا و قوت پہونچانے کے لئے مجبوری ہے کیونکہ نوری وجود محض قدرتی عطیہ ہے جس کی نزاکت و باریکی کو سمجھنا اس سے نکلنے والے تاروں کے زیر و بم سے واقفیت حاصل کرنا اور پھر اس کے مناسب غذا و قوت کا انتظام کرنا حد درجہ مشکل ہے۔ یہ انتظام نہ ہو تو جوہرِ انسانیت کی ہمہ جہتی ترقی نہ ہوگی اور پھر زندگی کی طلب و رسد میں توازن نہ برقرار رہ سکے گا۔ اس کے لئے اختیاری اور عملی پروگرام نہ ہو تو "خاکی" کے اثرات سے نوری کا خاکی رنگ اختیار کر لینا یقینی ہے۔ پروگرام کی تجویز انسان کے سپرد ہو تو اس کی عدم واقفیت ہر موڑ پر سنگ گراں بن کر حائل ہوگی اور مستقل لائحہ عمل نہ ترتیب پا سکے گا۔ غرض ان وجوہات کی بنا پر قدرت نے اپنے عطیہ کے مناسب پروگرام کی تجویز اپنے ذمہ لی۔ اور بقائے انسانیت کے لئے جوہرِ انسانیت کی کارکردگی کو پامال ہونے سے محفوظ رکھا جیسا کہ حسبِ ذیل تفصیل سے ظاہر ہے۔

عقاید

عقیدہ و ایمان

عقاید، عقیدہ کی جمع ہے اس سے فکر و عمل کی وہ پختہ بنیاد مراد ہے جس پر

© rasailojaraid.com

زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ قرآن حکیم نے اس بنیاد کی تعمیر "ایمان" کے ساتھ کی ہے جس کی اصل مضبوطی، طمانیت اور بے خوفی ہے۔

الایمان التثبت[1] — ایمان مضبوطی ہے۔

اصل الایمان طمانینۃ النفس و زوال الخوف[2] — ایمان کی اصل نفس کا اطمینان اور خوف کا زوال ہے۔

قرآن حکیم میں ایمان سے مراد تصدیق ہے۔

وما انت بمؤمن لنا[3] ای بمصدق[4] — اور آپ ہمارے تصدیق کرنے والے نہیں ہیں

ولما یدخل الایمان فی قلوبکم[5] ای لم تصدقوا[6] — اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں نہیں داخل ہوا یعنی تم نے تصدیق نہیں کی۔

"تصدیق" ایک ذہنی فیصلہ (الحکم الذہنی[7]) ہے جو پوری قوت کے ساتھ ذہن میں راسخ ہو اور فکر و عمل کی ساری قوتیں اسی کے زیر اثر رہ کر کام کریں۔ اس قسم کے فیصلہ میں مضبوطی، طمانینت اور بے خوفی تینوں پائی جاتی ہیں۔

ایمان کے لئے منتخبات | اصول موضوعہ کے طور پر ایمان کے لئے جن کو منتخب کیا گیا یہ ہیں:

(۱) ایمان باللہ

(۲) ایمان بالملئکۃ

۱؎ ابو البقاء الحسینی۔ کلیات ابی البقاء فصل الالف والیاء

۲؎ راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن

۳؎ یوسف ع ۲

۴؎ ابن منظور۔ لسان العرب الجزء الخامس عشر

۵؎ الحجرات ع ۲

۶؎ لسان العرب

۷؎ کلیات ابی البقاء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) ایمان بالکتب

(۴) ایمان بالرسل

(۵) ایمان بالیوم الآخر

ثبوت میں یہ آیتیں ہیں :

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون[۱]

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت خوف کرو نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو بہشت کی جس کا تم سے وعدہ ہے۔

ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلاً بعیداً[۲]

جس شخص نے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کیا (ان پر ایمان نہ لایا) تو وہ .... سخت گمراہی میں مبتلا ہوا۔

والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک[۳]

مومن ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو آپ پر نازل ہوئی اور ان کتابوں پر جو آپ سے پہلے نازل ہوئیں۔

انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ[۴]

یقیناً مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

من آمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحاً

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور

۱؎ حٰم السجدہ ع ۴
۲؎ النساء ع ۲۳
۳؎ النساء ع ۲۲
۴؎ النور ع ۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلھم اجرھم عند ربھم[1]　　عمل صالح کرے تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکورہ ایمانیات کا ذکر اس طرح ہے:

ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ[2]　　اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور تقدیر کی خیر و شر پر ایمان لائے۔

ایمان بالقدر کا ذکر قرآن حکیم میں صراحۃً نہیں ہے کیونکہ یہ ایمان باللہ ہی کا جزء ہے لیکن "قدر" کا ذکر بار بار جس انداز سے کیا گیا ہے، اس کی معنوی دلالت سے رسول اللہ نے اس کو "ایمانیات" میں شامل کیا ہے اس طرح ایمانیات کی کل تعداد چھ ہو جاتی ہے۔

ایمان باللہ اصل ہے　　ایمان باللہ اصل ہے باقی ان سے متعلق ہیں یہ سب مل کر نا قابل تجزیہ بناتے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور کسی ایک کا انکار کل کے انکار کے مرادف ہے۔ جیسا کہ آگے تفصیل سے واضح ہوگا۔

ایمان باللہ کے ذریعہ جوہر انسانیت کا رشتہ سرچشمۂ نور (اللہ) سے جوڑا جاتا جس کے بعد ہر قوت سے خود بخود رشتہ قائم ہو جاتا اور ہر قوت بقدر ظرف کسب نور کرتی رہتی ہے، اس طرح شعور و تحت الشعور کے ہر گوشہ میں اس کی نمود ہوتی اور ہر خیال و رجحان، جذبہ و خواہش نیز تصرف میں اس کی کارفرمائی ہوتی ہے اسی بنا پر قرآن و حدیث میں اس کے درج ذیل اثرات بیان کئے گئے ہیں مثلاً

اس کے ذریعہ نورانی بنیاد کو غذا اور قوت پہونچتی ہے　　اس رشتہ کی یاد تازہ رکھنے سے سکون و اطمینان حاصل ہوتا اور لذت و سرور کی کیفیت محسوس ہوتی ہے کہ نورانی بنیاد اور نورانی وجود

---

[1] البقرہ ع ۸　　[2] بخاری و مسلم و مشکوۃ کتاب الایمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو اس سے غذا و قوت پہونچتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب [1] — غور سے سن لو اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معنویت حاصل کر کے فرمایا:

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًّا وبالاسلام دینًا وبمحمدٍ نبیًّا [2] — اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔

ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدًا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار [3] — تین چیزیں جس میں ہوں ان کی وجہ سے اس کو ایمان کی حلاوت (مٹھاس) نصیب ہوگی۔ (۱) جس کو اللہ و رسولؐ ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جو اللہ کے بندوں سے محبت محض اللہ کے لئے کرتا ہے (۳) جس کو کفر کی طرف لوٹنا ایسا ہی ناگوار ہو جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا ناگوار ہوتا ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا:

ما الایمان — ایمان کیا ہے

آپ نے جواب میں فرمایا:

اذا سرتك حسنتك وساءتك — جب تجھ کو نیکی سے مسرت اور برائی سے اذیت

---

[1] الرعد ع ۴

[2] مسلم و مشکوۃ کتاب الایمان

[3] بخاری و مسلم و مشکوۃ کتاب الایمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفات مومن [1] — محسوس ہوتو تومومن ہے۔

تحت الشعور کے جذبۂ محبت سے ربط قائم ہوتا ہے — یہ رشتہ نہایت پرکیف و پرکشش ہوتا ہے کہ نور اعظم (اللہ) سے محبت کا جذبہ نورانی بنیاد کی وجہ سے تحت الشعور میں پہلے سے موجود ہے

والذین آمنوا اشد حباً للہ [2] — اور ایمان والوں کو اللہ کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔

یاایھاالذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ [3] — اے ایمان والو جو تم میں اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسی قوم لائے گا جن سے وہ محبت کرے گا وہ اللہ سے محبت کرے گی۔

محبت کے چند اثرات — اس محبت میں کوئی مادّی غرض و جنسی خواہش نہیں ہوتی اس لئے اثرات دنیوی محبت سے مختلف اور عجیب و غریب قسم کے ظاہر ہوتے ہیں مثلاً اللہ کی محبت کا اثر رسول اللہ نے اس طرح فرمایا:

ان اللہ اذا احب عبداً دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض [4] — اللہ جب بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل ؑ کو بلاکر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو جبریل ؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اس کا اعلان کیا جاتا ہے جس سے اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اہل زمین میں اس کو قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ سے بندوں کی محبت کے یہ اثرات بیان کئے گئے ہیں:

---

[1] احمد و مشکوۃ کتاب الایمان
[2] البقرہ ع ۲۰
[3] المائدہ ع ۸
[4] مسلم و مشکوۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما و اسیرًا [1] — اللہ کی محبت پر وہ مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

واٰتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب [2] — اللہ کی محبت پر رشتہ داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور (ضرورتمند) سوال کرنے والوں اور گردن چھڑانے میں مال دے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا آپ کے اصحاب وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنے لگے۔ آپ نے ان سے سوال کیا:

مایحملکم علی ھذا — کیا چیز تمہیں اس پر آمادہ کر رہی ہے۔

انھوں نے جواب دیا:

حب اللہ ورسولہ — اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔

آپ نے فرمایا:

من سرہ ان یحب اللہ ورسولہ اویحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاورہ [3] — جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے یا یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے تو جب بات کرے تو سچ بولے، امین بنایا جائے تو امانت ادا کرے جو اس کا پڑوسی (جس حیثیت سے بھی) ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

---

[1] الدھر ع ۱

[2] البقرہ ع ۲۲

[3] مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق الفصل الثالث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[illegible] و محبوبیت کا یہ رشتہ زندگی کی گرہیں کھولتا نفسیاتی الجھنیں دور کرتا اور ابتلاء و آزمائش کے تاریخی واقعات کی توجیہ کرتا ہے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے بخلاف اس کے تحت الشعور کی تمام تر نوعیت و کیفیت میں جنسی خواہش یا غلبہ و اقتدار کا جذبہ تسلیم کرنے کے بعد بہت سے نفسیاتی مسائل و تجربات ایسے سامنے آتے ہیں جن کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔

انسان کے حسن عمل کو بقاء و دوام کی سعادت سے نوازتا ہے

اس رشتہ سے انسان کے حسن عمل کو بقاء و دوام کی سعادت حاصل ہوتی اور دائمی اجر و انعام کا استحقاق قائم ہوتا ہے۔ انسان کے اعمال و افعال اگرچہ فانی ہیں لیکن ان کے اثرات و خواص باقی ہیں۔ سرچشمۂ نور (اللہ) سے تعلق کے بعد جو حسن عمل صادر ہوتے ہیں ان میں اس قدر نورانیت و بلندی پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے خواص و اثرات مادی دنیا تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کی پرواز نورانی دنیا تک وسیع ہوتی اور وہاں دائمی اجر و انعام کا مستحق بناتی ہے۔ اور اگر انسان کے حسن عمل سرچشمۂ نور سے تعلق قائم کئے بغیر صادر ہوتے ہیں تو خاکی کثافتوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے ان کے خواص و اثرات اسی مادی دنیا تک محدود رہتے ہیں نورانی دنیا سے نہ ان کو مناسبت پیدا ہوتی اور نہ وہاں دائمی اجر و انعام کا مستحق بناتے ہیں، اسی بنا پر اس رشتہ اور ہر عمل کو شرک ریا، نمود وغیرہ مادی کثافتوں سے خالص رکھنے کا حکم دیا گیا قرآن حکیم میں ہے:

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیّبۃ	کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمۂ طیبہ (ایمان)
کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء	کی کیسی مثال دی ہے وہ گویا ایک اچھا درخت ہے
تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب	جس کی جڑ خوب جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان
اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون	تک بلند ہیں وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے
ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق	ہر وقت پھل لاتا رہتا ہے اللہ لوگوں کے لئے مثالیں
الارض مالھا من قرار[1]	بیان کرتا ہے تاکہ وہ سبق حاصل کریں اور کلمۂ خبیثہ

---

[1] ابراہیم ع ۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(کفر) کی مثال ایک خراب وگندے درخت کی ہے
جو زمین کے اوپر سے اکھیڑ دیا جاتا ہے کوئی جماؤ
اور مضبوطی نہیں رکھتا۔

فادعوا الله مخلصین له الدین[1] — اللہ کو اس حالت میں پکارو کہ دین کو اس کے
لئے خالص کرنے والے ہو۔

وفیہا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین — اور جنت میں تمام وہ چیزیں ہیں جن کا تمھارا دل
وانتم فیہا خالدون[2] — چاہے اور جن سے تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک
حاصل ہو۔

پھر اس کے بعد ہے:

وتلك الجنة التی اورثتموھا بما کنتم — یہ وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی بناء پر
تعملون[3] — وارث بنائے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی آیتوں سے معنویت حاصل کر کے فرمایا:

انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ — حسن عمل کا مدار نیتوں پر ہے انسان کے لئے وہی کچھ
ما نوی[4] — ہے جس کی اس نے نیت کی۔

ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم — اللہ تمہاری صورتوں اور مال کو نہیں دیکھتا لیکن
ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم[5] — تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے

حسن عمل کی ایک تعبیر | رسول اللہ نے مرنے کے بعد حسن عمل کی ایک تعبیر اس طرح کی ہے:

ویاتیہ رجل احسن الوجہ حسن الثیاب۔ — انسان کے پاس ایک مرد آئے گا بڑا اچھی صورت

---

[1] غافر ع ۲ — [2] الزخرف ع ۷

[3] بخاری ع ۱ باب کیف کان بدء الوحی — [4] مسلم ومشکوٰۃ باب الریاء والسمعۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طیب الریح فیقول البشر بالذی یسرّک هذا یومک الذی کنت توعد فیقول له من انت فوجهک الوجه یجئ بالخیر فیقول انا عملک الصالح [۱]

عمدہ لباس اور پاکیزہ خوشبو میں ہوگا اور کہے گا کہ خوشخبری ہو اس کی جو تجھے خوش کرے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے تیرے چہرہ سے خیر و بھلائی ظاہر ہوتی ہے وہ جواب دے گا میں تیرا عمل صالح ہوں۔

دوسری روایت میں ہے:

قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر [۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے صالح بندوں کے لئے وہ تیار کر رکھا ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر خطرہ گذرا۔

ایمان باللہ کے بعد کس قسم کے اعمال و افعال صادر ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ زندگی کی طلب و رسد میں کس قدر توازن برقرار رہتا ہے ان کی تفصیل عبادات و اخلاق وغیرہ مباحث میں آئے گی

(باقی آئندہ)

---

[۱] احمد و مشکوٰۃ باب مایقال عند من حضرہ الموت

[۲] بخاری و مسلم و مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ و اہلہا۔

ادارہ کے قواعد وضوابط
اور
فہرست کتب مفت طلب فرمائیے
مکتبہ برہان، جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com